اسلامی تعلیمات کی روشنی میں بچوں پر فلموں، ویڈیو گیمز اور کارٹون بینی کے منفی اثرات کا جائزہ

Negative Impacts of Watching Movies, Video Games and Cartoons by Children: A Study in Islamic Perspective

بخت شید*

سعید الحق جدون**

Abstract

The considerably important responsibility that lies on the part of parents is educating and training of their children .The current era is the era of Modern technology and communication that has facilitated our lives but it also has negative aspects. Keeping in view the current scenario, the responsibility of parents has become more significant: they need to train their children in such a way that they benefit from these facilities and keep away from its harms.In the present times, animated movies, cartoons and videos games are considered as the best hobbies of children. The parents themselves provide their kids with such stuff but don't keep a proper check on their kids regarding the use of such entertainment stuff. Cosequently, their childrens' physical, mental and spiritual health as well as education is badly affected. Even the advanced countries have admitted this fact. The current article presents a research review regarding the negative impacts of vulgar movies, video games and cartoons on children.

Keywords: Animated Movies, Cartoons, Video Games, Kids Entertainment Stuff, Modern Media, Islamic View

اسلام ایک کامل دین ہے۔ مہد سے لے کر لحد تک، پیدائش سے لے کر موت تک، غرض یہ کہ انسان کی انفرادی و اجتماعی زندگی کے جتنے مراحل ہیں ان کا کوئی گوشہ ایسا نہیں جس کی بابت اسلام نے رہنمائی نہ کی ہو۔ انسانی زندگی کا سب سے اہم مرحلہ بچپن ہے۔ اگر بچے کی صحیح تربیت اسلامی تعلیمات واصول کے مطابق ہو جائے تو وہ بچہ آگے جا کر عظیم انسان بن سکتا ہے، ورنہ یہی بچہ غلط تربیت اور بے توجہی کی وجہ سے معاشرے کا نا قابلِ علاج ناسور بن سکتا ہے۔ درحقیقت اولاد اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں سے ایک عظیم نعمت ہے، جس کی محبت اللہ تعالیٰ نے والدین کے دلوں میں ودیعت رکھی ہے۔ والدین کی اپنی اولاد سے محبت طبع اور فطری امر ہے، اسی محبت کا نتیجہ ہے کہ انسان اپنی اولاد کی تمام ضروریات بطریقِ احسن پوری کرنے کی ہر ممکن کوشش کرتا ہے۔

اولاد کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے ہو سکتا ہے کہ اولوالعزم انبیاء کرام علیہم السلام نے اللہ تعالیٰ سے نیک صالح اولاد کی دعائیں مانگی ہیں، قرآن کریم نے حضرت زکریا علیہ السلام کی دعا ان الفاظ میں ذکر کی ہے:

"رب هب لي من لدنك ذرية طيبة"[1]

"اے میرے پروردگار مجھے اپنی طرف سے نیک اولاد عنایت فرمائیے۔"

اسی طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کی:

---

* ایم فل سکالر، شعبہ اسلامیات، وفاقی اردو یونیورسٹی، کراچی

** ایم فل سکالر، شعبہ قرآن و تفسیر، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد

"رَبِّ هَبْ لِي مِنَ الصَّالِحِين"[2]

"اے میرے پروردگار مجھے نیکو کار اولاد عطا فرما۔"

اس سے اولاد کی عظیم نعمت ہونے کا اندازہ ہوتا ہے کہ انبیاء کرام علیہم السلام نے دنیا کی مال و دولت کی دعا نہیں کی بلکہ نیک اور صالح اولاد کی دعائیں مانگی ہیں۔

اولاد کی نعمت کا شکریہ اور ان کا حق یہ ہے کہ ان کی صحیح تربیت کی جائے اس لئے سب سے پہلے تربیتِ اولاد کی اہمیت کا ذکر کیا جاتا ہے۔

والدین کی ذمہ داری اور تربیتِ اولاد:

اللہ تعالیٰ نے انسان کو اولاد کی نعمت کا شکر بجالانے اور ان کی صحیح تربیت کرنے کا پابند بنایا ہے، چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًاوَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ"[3]

"اے ایمان والو! اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہوں گے۔"

اس آیت کی تشریح میں حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"علّموهم، وأدّبوهم" [4]

"اپنے اہل و عیال کی تعلیم و تربیت کرکے انہیں جہنم کی آگ سے بچاؤ۔"

امام تفسیر مجاہدؒ فرماتے ہیں:

"اتقوا الله، وأوصوا أهليكم بتقوى الله" [5]

"اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اپنے اہل و عیال کو تقویٰ اور پرہیزگاری کی تاکید کیا کرو"

تربیتِ اولاد کے حوالے سے والدین کی ذمہ داریوں میں سے یہ ہے کہ وہ اپنی اولاد کو اچھے کاموں کی ترغیب دیں، ان کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگیں، اور انہیں صحیح ماحول فراہم کریں۔ حضرت لقمان نے اپنے بیٹے کو جو اہم تربیتی نصیحتیں ارشاد فرمائی تھیں قرآن کریم نے انہیں تفصیل سے ذکر کیا ہے:

"وَإِذْ قَالَ لُقْمَانُ لِابْنِهِ وَهُوَ يَعِظُهُ يَا بُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللَّهِ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ"[6]

"اور وہ وقت یاد کرو جب لقمان نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے کہا تھا کہ میرے بیٹے! اللہ کے ساتھ شرک نہ کرنا اور یقین جانو شرک بڑا بھاری ظلم ہے۔"

اس کے علاوہ ان کی اور نصیحتیں بھی قرآن کریم نے ذکر کی ہیں۔

اس سے معلوم ہوا کہ والدین کو چاہیے کہ اپنی اولاد کی تربیت کے لئے انہیں ترغیب اور تاکید کرتے رہیں، اور اس فکر میں مسلسل لگے رہیں۔ تربیتِ اولاد کی اہمیت کا اندازہ اس سے ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص بندوں کی خصوصیات میں ان کی اس دعا کا ذکر بھی فرمایا جو وہ اپنے اہل و عیال کے لئے کرتے رہتے ہیں، چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿وَالَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ إِمَامًا﴾[7] اور جو کہتے ہیں: ہمارے پروردگار! ہمیں اپنی بیوی بچوں سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا

فرما، اور ہمیں پرہیزگاروں کا سربراہ بنا دے۔ اس آیت کی تفسیر میں حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: اس دعا سے اللہ تعالیٰ کے خاص بندوں کا مقصد یہ ہے کہ ان کے اہل و عیال اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرنے والے بنیں تاکہ انہیں دیکھ کر ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہو جائیں۔[8] اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نیک اور خاص بندے صرف اپنی کوششوں اور محنتوں پر بھروسہ نہیں کرتے بلکہ کوشش کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف بھی متوجہ رہتے ہیں اور اپنے اہل و عیال کی صلاح و فلاح اور تربیت کے لئے دعائیں بھی مانگتے رہتے ہیں۔

احادیثِ طیبہ میں بھی رسول اللہ ﷺ نے تربیتِ اولاد پر بہت زور دیا ہے، رسول اللہ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے:

''عن عبد الله بن عمر رضي الله عنهما أن رسول الله ﷺ قال: ألا كلكم راع وكلكم مسئول عن رعيته فالإمام الذي على الناس راع وهو مسئول عن رعيته والرجل راع على أهل بيته وهو مسئول عن رعيته والمرأة راعية على أهل بيت زوجها وولده وهي مسئولة عنهم وعبد الرجل راع على مال سيده وهو مسئول عنه ألا فكلكم راع وكلكم مسئول عن رعيته''[9]

''حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے ہر ایک نگہبان ہے اور ہر ایک سے اس کی رعیت (ذمہ داری) کے بارے میں پوچھا جائے گا، حاکم لوگوں کا نگہبان ہے اور اس سے ان کے بارے میں پوچھا جائے گا، مرد اپنے گھر والوں کا ذمہ دار ہے اس سے اس بارے میں سوال کیا جائے گا، عورت اپنے شوہر کے گھر والوں اور بچوں کی ذمہ دار ہے اس سے ان کے بارے میں پوچھا جائے گا، غلام مالک کے مال کا ذمہ دار ہے اس بارے میں اس سے سوال کیا جائے گا، خوب سن لیں تم میں سے ہر ایک ذمہ دار ہے اور اس سے اس کی ذمہ داری کے بارے میں پوچھا جائے گا۔''

اس حدیثِ نبوی ﷺ میں مختلف لوگوں کی ذمہ داریاں بیان فرمائی گئی ہیں، ان میں ایک اہم ذمہ داری یہ بیان فرمائی ہے کہ مرد اپنی فیملی کا ذمہ دار ہے، اور ہر شخص سے اس کی فیملی کے بارے میں سوال کیا جائے گا کہ ان کی صحیح تعلیم و تربیت کا کیا انتظام کیا تھا؟ اس سے تربیتِ اولاد کی اہمیت معلوم ہوتی ہے۔

ایک اور حدیث میں ارشاد ہے:

''أن رسول الله صلى الله عليه و سلم قال ما نحل والد ولدا من نحل أفضل من أدب حسن''[10]

''رسول اللہ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے: کوئی باپ اپنی اولاد کو حسنِ ادب اور اچھی تربیت سے زیادہ کوئی عطیہ اور تحفہ نہیں دے سکتا۔''

ماں باپ کی طرف سے اولاد کو ملنے والا سب سے بیش بہا اور قیمتی انعام ان کی بہترین اور مثالی تربیت ہے۔ نیز تربیتِ اولاد میں کوتاہی اور غفلت ایک سنگین اور خطرناک جرم ہے جس کے بُرے نتائج دنیا و آخرت میں بھگتنے پڑتے ہیں، چنانچہ غیر تربیت یافتہ اولاد آدمی کے لئے دنیا میں بھی وبالِ جان بن جاتی ہے، اور آخرت میں بھی ان کی وجہ سے مؤاخذہ ہو گا، ارشادِ نبوی ہے:

''عن أبي سعيد، وابن عباس قال: قال رسول الله ﷺ: " من ولد له ولد فليحسن اسمه وأدبه، فإذا بلغ فليزوجه فإن بلغ ولم يزوجه فأصاب إثما، فإنما إثمه على أبيه ''[11]

"حضرت ابو سعید اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کو اللہ تعالیٰ اولاد کی نعمت سے نوازے اس کو چاہیئے کہ اس کا اچھا نام رکھے اور اچھی تربیت کرے، جب بالغ ہو جائے تو اس کی شادی کرائے اگر بالغ ہونے کے بعد اس کی شادی نہ کرائے اور وہ کسی گناہ کا ارتکاب کرے تو اس کا وبال اس کے باپ پر ہو گا۔"

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر والد اپنی اولاد کی تربیت نہ کرے اور ان کے حقوق میں کوتاہی کرے جس کے نتیجے میں وہ بے راہ روی کے شکار ہو جائیں تو ان کے جرائم میں والد برابر کے شریک ہوں گے۔ لہٰذا والدین پر لازم ہے کہ اپنی اولاد کی صحیح تربیت کریں تاکہ وہ کسی بے راہ روی اور گمراہی کے شکار نہ ہوں۔ بچوں کی تربیت کو متاثر کرنے میں بڑا کردار فحش فلموں، کارٹون بینی اور ویڈیو گیمز کا ہے، جن کا تذکرہ ذیل میں کیا جاتا ہے۔

بچوں پر فحش فلموں کے منفی اثرات:

فحش فلموں کا اثر ویسے تو معاشرے کے ہر طبقے اور تمام افراد پر انتہائی مہلک اور تباہ کن ہے مگر بچوں پر اس کے اثرات دور رس ہیں کیونکہ بچوں کا ذہن صاف ہوتا ہے جو بات اس میں نقش ہو جائے اس کا اثر زندگی بھر رہتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ فلم بینی کے منفی اور تباہ کن اثرات بچوں پر بہت زیادہ ہیں جن میں چند درج ذیل ہیں:

1: بے حیائی کا فروغ:

فلموں کا ایک خطرناک پہلو یہ ہے کہ اس کے ذریعے فحاشی، عریانی اور بے حیائی کو فروغ دیا جاتا ہے۔ مسلم معاشرے میں بے حیائی اور بے راہروی پھیلانے میں سب سے زیادہ کردار اسی چیز کا ہے۔ اس طرح کے پروگرامز دیکھنے سے نسلِ نو حیاء کے زیور سے محروم ہو جاتی ہے، جب کہ حیاء مسلمان کا شیوہ اور پہچان ہے، قرآنِ کریم نے بے حیائی اور فحاشی پھیلانے پر بڑی سخت وعید بیان فرمائی ہے، ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"إِنَّ الَّذِينَ يُحِبُّونَ أَنْ تَشِيعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِينَ آمَنُوا لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ "[12]

"بے شک جو لوگ یہ چاہتے ہیں کہ اہلِ ایمان میں بے حیائی پھیل جائے ان کے لئے دنیا و آخرت میں دردناک عذاب ہے۔"

رسول اللہ ﷺ نے بھی حیاء کو اختیار کرنے کی بہت تاکید فرمائی ہے، حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشادِ مبارک منقول ہے:

"قال النبي ﷺ: إن مما أدرك الناس من كلام النبوة الأولى إذا لم تستحي فاصنع ما شئت"[13]

"لوگوں کو پچھلی نبوتوں کی باتوں میں سے یہ بھی ملی ہے کہ جب تم میں حیاء نہ ہو تو جو چاہو کرتے رہو۔"

امام طحاویؒ اس حدیث کی تشریح میں فرماتے ہیں:

"قال أبو جعفر: وكان معنى ذلك والله أعلم الحض على الحياء والأمر به وإعلام الناس أنهم إذا لم يكونوا من أهله صنعوا ما شاءوالا أنهم أمروا في حال من الأحوال أن يصنعوا ما شاءوا"[14]

اس حدیث کا مطلب لوگوں کو حیاء کی ترغیب اور حکم دینا ہے، اور لوگوں کو یہ بتانا ہے کہ اگر ان میں حیاء نہ ہو گی تو جو چاہیں گے کرتے پھریں گے، یہ مطلب نہیں کہ لوگوں کو کسی بھی حالت میں یہ اجازت دی جائے کہ وہ جو چاہیں کرتے رہیں۔

مذکورہ تفصیل سے معلوم ہوا کہ حیاء ایمان کا ایک بنیادی اور اہم شعبہ ہونے کے ساتھ ساتھ نیکی اور بھلائی کی بنیاد اور اساس ہے۔ نیز بے حیائی پھیلانا یا اس کا ذریعہ بننا بہت خطرناک جرم اور گناہ ہے، اور یہ بھی حقیقت ہے کہ امتِ مسلمہ کے اندر بے حیائی اور فحاشی پھیلانے میں فحش فلموں اور پروگراموں کا بہت بڑا کردار ہے۔ لہٰذا ایک مسلمان پر لازم ہے کہ اس طرح کی ناجائز اور مہلک چیزوں سے خود بھی اجتناب کرے اور اپنے اہل وعیال اور دیگر مسلمانوں کو بھی بچائے۔

2: فلم بینی اور ناچ گانا:

فلم بینی کا ایک منفی اور خطرناک اثر یہ ہے کہ اس کے ضمن میں ناچ گانے کو فروغ دے کر امتِ مسلمہ اور خصوصاً نسلِ نو کو اس کا عادی بنایا جاتا ہے، جو کہ شریعتِ اسلامی کی رو سے انتہائی مذموم اور قبیح ہے، قرآنِ کریم میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

''وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْتَرِي لَهْوَ الْحَدِيثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَيَتَّخِذَهَا هُزُوًا أُولَئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُهِينٌ''[15]

''اور بعض لوگ اللہ تعالیٰ سے غافل کرنے والی باتوں کو خریدتے ہیں، تاکہ اس کے ذریعے لوگوں کو بغیر علم کے لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے راستے سے بھٹکائیں، اور اس کا مذاق اڑائیں۔ ان لوگوں کے لئے رسواکن عذاب ہے۔''

لھوالحدیث کی تفسیر میں مفسرین کے کئی اقوال ہیں۔ جمہور صحابہ کرام اور تابعین کے نزدیک اس سے ہر وہ چیز مراد ہے جو انسان کو اللہ تعالیٰ کی عبادت سے غافل کردے[16]۔ جب کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود، حضرت عبد اللہ بن عباس اور حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مروی ہے کہ اس سے مراد گانا ہے۔ اور حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں:

''أنزلت هذه الآية: ﴿ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْتَرِي لَهْوَ الْحَدِيثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ ﴾ في الغناء والمزامير''[17]

''یہ آیت گانے باجے کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔''

گانے باجے فحاشی اور عریانی پھیلانے کا ذریعہ ہونے کے ساتھ ساتھ اسلام کی راہ میں بہت بڑی رکاوٹ ہیں، چنانچہ الدر المنثور میں اس آیت کی شانِ نزول کے بارے میں حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ یہ آیت نضر بن حارث کے بارے میں نازل ہوئی ہے، جو ایک گانے والی کنیز کو باہر سے خرید کر لایا تھا اور جس کے بارے میں اس کو معلوم ہوتا کہ وہ مسلمان ہونا چاہتا ہے تو اسے اپنی کنیز کے پاس لے کر آتا اور کنیز سے کہتا کہ اسے کھلا پلا کر گانا سناو، کیونکہ یہ اس سے بہت بہتر ہے جو محمد (ﷺ) تمہیں حکم دیتے ہیں کہ نمازیں پڑھو، روزے رکھو اور اپنی جان قربان کرو۔[18]

اسی طرح احادیثِ طیبہ میں بھی ناچ گانے کی سخت مذمت آئی ہے، آپ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے:

''الغناء ينبت النفاق في القلب''[19]

''گانا دل میں منافقت پیدا کرتا ہے۔''

آج احکامِ الٰہیہ کی تعمیل سے پہلو تہی اور سستی کا ایک سبب یہ ہے کہ گانے باجے کی کثرت نے دلوں کو زنگ آلود کیا ہے۔ لہٰذا مسلمانوں پر لازم ہے کہ اس عظیم جرم سے خود بھی اجتناب کریں اور اپنی نسلِ نو کو بھی اس سے بچائیں۔

3: جسمانی و تعلیمی نشو و نما پر منفی اثرات:

سکرین کے سامنے بیٹھے رہنے کے نتیجے میں بچے جسمانی ورزش سے دور رہتے ہیں جس کی وجہ سے ان کی جسمانی و دماغی نشو و نما متاثر ہو جاتی ہے، چنانچہ ایسے بچے مختلف بیماریوں کے شکار ہو کر رہ جاتے ہیں، نیز تعلیمی میدان میں بھی پیچھے رہ جاتے ہیں۔ مسلسل ٹی وی دیکھنے سے بینائی کمزور پڑ جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ موجودہ دور میں کم عمر بچوں میں نظر کے عینک کا استعمال روز بروز بڑھتا جارہا ہے۔ انگریزی رسالے "The Good and Bad Effects of TV on Children" میں ہے کہ مسلسل ٹی وی دیکھنے سے بچے کا ذہن سُن ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے بچہ عملی میدان میں اقدام کرنے کی صلاحیت کھو دیتا ہے، جس کے نتیجے میں وہ عقل مندانہ قوتِ فیصلہ، تجزیاتی فکر اور تخیلاتی قوت میں خاطر خواہ نقصان اٹھاتا ہے۔[20]

4: مذہب سے بیزاری اور بے راہ روی:

فلم بینی اور بے حیائی پر مبنی پروگرامز کا ایک خطرناک اور تباہ کن اثر یہ ہے کہ یہ ہمارے بچوں کے ایمانی اثاثے پر ڈاکہ ڈالتے ہیں۔ اس طرح کے زہر آلود پروگرامز دیکھنے سے بچوں کے دل و دماغ میں دین سے بیزاری اور بے راہروی کے جذبات ابھرتے ہیں۔ دینِ اسلام جو مسلمانوں کا اثاثہ اور سرمایہ ہے اور جس میں بنی نوع انسانیت کی کامیابی مضمر ہے، اگر کوئی چیز مسلمانوں کو اس عظیم نعمت سے دور کرنے کا سبب بنے تو مسلمانوں کے لئے انتہائی مُلک اور خطرناک ہے۔ اس لیے والدین کی ایک اہم ذمہ داری یہ ہے کہ وہ بچوں کے ذہن میں دینِ اسلام کی محبت اور عظمت پیدا کریں اور انہیں ہر اس پروگرام سے دور رکھیں جو ان کی صحیح تربیت کی راہ میں رکاوٹ بنے۔

4: مردوں اور عورتوں کا غیر مشروع اختلاط:

فلمیں چونکہ مردوں اور عورتوں کے اختلاط پر مشتمل ہوتی ہیں، جس کے نتیجے میں دلوں سے اس کی قباحت اور برائی نکل جاتی ہے، حالانکہ یہ بہت سے گناہوں اور مفاسد پر مشتمل ہوتا ہے۔ ان پروگراموں کا اثر یہ ہے کہ معاشرے میں مردوں اور عورتوں کا غیر مشروع اختلاط عام ہوتا جارہا ہے، اور روز بروز نئے نئے فتنے اور مسائل کھڑے ہوتے ہیں۔

بچوں پر ویڈیو گیم کے منفی اثرات:

آج کل ویڈیو گیم کو بچوں کے لئے بے ضرر اور غیر نقصان دہ سمجھا جاتا ہے، اور بظاہر اس کا تعلق کھیل کود اور تفریح سے ہے، اسی وجہ سے والدین بچوں کو مصروف رکھنے کے لئے انہیں ویڈیو گیم کی سہولت فراہم کرتے ہیں تاکہ بچے ان کے سامنے رہیں اور گھر سے باہر نکلنے کی نوبت نہ آئے، مگر بچوں کا ویڈیو گیم میں انہماک اور مشغولیت انتہائی خطرناک اور تباہ کن عمل ہے، جس کے گہرے منفی اثرات بچوں کی تربیت پر مرتب ہوتے ہیں، ذیل میں ویڈیو گیم کے مفاسد اور منفی اثرات کا تذکرہ کیا جاتا ہے۔

1۔ ضیاعِ وقت:

وقت اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے اس کو صحیح استعمال کرکے آدمی بہت کچھ حاصل کرسکتا ہے، اور وقت کو ضائع کرنے والا دنیوی و اخروی کامیابیوں اور ترقیوں سے محروم رہتا ہے، وقت کی اہمیت کو اجاگر کرنے کے لئے حق تعالیٰ شانہ نے قرآنِ کریم میں زمانے اور وقت کی قسم کھائی ہے، ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿ وَالْعَصْرِ ﴾[21] دوسری جگہ ارشاد ہے: ﴿ وَالْفَجْرِ ﴾[22]

لہٰذا اپنا اور اپنی اولاد کا قیمتی وقت ضائع ہونے سے بچانا لازم ہے، موجودہ دور میں ویڈیو گیم، کارٹون بینی اور فلم بینی کو بچوں کو مشغول رکھنے کا اچھا ذریعہ سمجھا جاتا ہے، حالانکہ یہ چیزیں بچوں پر بہت بُرے اثرات مرتب کرتے ہیں، بچوں کا جو وقت تخلیقی، فنی اور زبانی

صلاحیتوں میں مہارت حاصل کرنے میں خرچ ہوتا وہ قیمتی وقت ویڈیو گیم میں ضائع ہو جاتا ہے، اسی طرح کھیل کود اور جسمانی ورزش جس سے بچے کا ذہن تیز ہوتا ہے اور ذہنی وجسمانی نشو نما کا باعث ہے وہ وقت بھی اسکرین کے سامنے گذر کر ضائع ہو جاتا ہے۔ لہٰذا والدین کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے اور اپنی اولاد کے اس قیمتی سرمایے کو ضائع ہونے سے بچائیں۔

2: پر تشدد رویے کا رجحان:

بعض ویڈیو گیم میں لڑائی کا کھیل ہوتا ہے اس طرح کے ویڈیو گیمز سے بچوں کے ذہنوں میں پر تشدد رویے کا رجحان بڑھنے لگتا ہے، دوسروں کا خون بہانے، گالیاں دینے، سر پھاڑنے اور انہیں کمزور کرنے کے لئے کسی بھی حد تک جانے کے جذبات ابھرتے ہیں، اس کے نتیجے میں وہ بچے خود تشدد مزاج بن جاتے ہیں۔

American Academy of Child and Adolescent Psychiatry (AACAP) نے اپنی رپورٹ میں لکھا ہے کہ:

> "جو بچے ایسے پروگرام دیکھتے ہیں جن میں تشدد کو حقیقت کے قریب سے قریب تر کرکے دکھایا جاتا ہے وہ بچے اس بات پر عمل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ نیز ایسے بچے اپنے مسائل کا حل تشدد کی راہ میں تلاش کرتے ہیں۔"[23]

3: ذہنی وجسمانی کمزوری:

جسمانی ورزش انسان کی دماغی اور جسمانی نشو نما کے لئے از حد ضروری ہے، اس سے جسم مضبوط اور چست رہتا ہے اور دماغ کو تقویت ملتی ہے، اسلام بھی شرعی حدود کے اندر رہتے ہوئے اس طرح کی ورزش اور تفریح کی حوصلہ افزائی کرتا ہے جس سے قوت وطاقت حاصل ہو۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے: المؤمن القوي أحب إلى الله من المؤمن الضعيف[24] قوی مومن اللہ تعالیٰ کو ضعیف مومن سے زیادہ پسند ہے۔ اس حدیث کی تشریح میں علامہ نوویؒ فرماتے ہیں: یہاں قوت سے مراد نفس کا عزم اور اخروی کاموں میں لگن ہے، کیونکہ ایسا شخص جہاد میں دشمن کے مقابلے میں ثابت قدم رہے گا، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر میں عزم و استقلال کا مظاہرہ کرے گا، تکالیف پر صبر کرے گا، اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے مشقتیں اور تکالیف برداشت کرے گا۔[25] لہٰذا اہل ایمان کو چاہئے کہ وہ روحانی قوت کے ساتھ جسمانی قوت کے حصول پر بھی توجہ دیں، اور اپنی اولاد اور بچوں کی صحت کا بھی خصوصی خیال رکھیں اور جو چیزیں مضرِ صحت ہیں ان سے خود بھی اجتناب کریں اور اپنے بچوں کو بھی بچائیں۔

4: اسلحہ کے استعمال کا شوق:

ویڈیو گیمز کا ایک منفی پہلو یہ ہے کہ بعض گیموں میں اسلحہ چلا کر مدمقابل کو مارنے کا کھیل ہوتا ہے، اس طرح کے گیمز سے بچوں کے ذہن میں اسلحہ چلانے اور دوسروں کو مارنے کا غلط شوق پیدا ہوتا ہے، اس کا نتیجہ عملی زندگی میں وہاں نظر آتا ہے جب بچے گروپوں میں تقسیم ہو کر کھیل میں ایک دوسرے کا مقابلہ اسلحہ سے کرتے ہیں، جس کی وجہ سے بسا اوقات ایک دوسرے کی آنکھ بھی ضائع کرنے کی نوبت آتی ہے اور آگے چل کر جب یہ بچے بڑے ہو جاتے ہیں تب بھی اسلحہ کے ناجائز استعمال کا یہ جذبہ ان کے دلوں میں موجود ہوتا ہے، جو معاشرے کے لئے انتہائی نقصان دہ اور خطرناک ہے۔

5: شعائرِ اسلام کی توہین:

بعض ویڈیو گیمز دینی شعائر کی توہین پر مشتمل ہوتے ہیں، حالانکہ شعائرِ اسلام کی محبت اور عظمت مسلمانوں کے ایمان کا لازمی تقاضا ہے، ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"ذَلِكَ وَمَنْ يُعَظِّمْ شَعَائِرَ اللَّهِ فَإِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوبِ "[26]

"جو شخص شعائر اللہ کی تعظیم کرے گا تو یہ دل کے تقویٰ کی وجہ سے ہے۔"

یعنی شعائرِ اسلام کی تعظیم وہ لوگ کرتے ہیں جن کے دلوں میں اللہ تعالیٰ کا خوف اور تقویٰ ہو۔ اس کے علاوہ شعائرِ الٰہیہ کی توہین اتنا عظیم جرم ہے جس کی وجہ سے آدمی دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔[27]

6: قبیح شکلیں:

ویڈیو گیم کا ایک منفی پہلو یہ بھی ہے کہ بعض گیموں میں اس طرح کی شکلیں ہوتی ہیں جو مسلمانوں کے ہاں انتہائی قبیح اور مذموم ہیں، مثلاً خنزیر کی شکل، اس کا نقصان یہ ہے کہ نئی نسل کے ذہنوں سے اس کی قباحت اور نجاست نکل جائے گی، حالانکہ خنزیر کے تمام اجزاء ناپاک ہیں، علامہ ابن نجیم حنفیؒ فرماتے ہیں:

"أما الخنزير فشعره وعظمه وجميع أجزائه نجسة"[28]

"خنزیر کے بال، ہڈیاں اور تمام اجزاء ناپاک ہیں۔"

بچوں پر کارٹون بینی کے منفی اثرات:

کارٹون بینی ہمارے معاشرے میں ایک وبا کی شکل اختیار کر چکا ہے جو روز بروز بڑھتا جا رہا ہے، قابلِ تشویش اور افسوسناک پہلو یہ ہے کہ اس کو بے ضرر سمجھا جاتا ہے حالانکہ یہ عمل بہت بڑے فساد کا باعث ہے، جو مفاسد اور نقصانات فلموں اور ویڈیو گیمز کے اندر پائے جاتے ہیں ان میں بیشتر کارٹون بینی میں بھی ہیں اس کے علاوہ چند مزید مفاسد کا تذکرہ ذیل میں کیا جاتا ہے:

1: خلق اللہ کی توہین:

اگر غور کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ کارٹون بنانے والے درحقیقت اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی مخلوق کی توہین کرتے ہیں، کیونکہ مختلف شکلوں کو بگاڑ کر کارٹون بنایا جاتا ہے، بعض کارٹون انسانی شکل میں تغییر کر کے بنائے جاتے ہیں یہ انسانیت کی توہین ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو بہترین شکل میں بنایا ہے اور لوگ اس کو مسخ کر کے اس جیسی شکلیں بنا لیتے ہیں، نیز یہ تغییر خلق اللہ کے زمرے میں بھی آسکتا ہے، جس کو قرآنِ کریم نے شیطانی عمل قرار دیا ہے:

"وَلَأُضِلَّنَّهُمْ وَلَأُمَنِّيَنَّهُمْ وَلَآمُرَنَّهُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ آذَانَ الْأَنْعَامِ وَلَآمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللَّهِ"[29]

"(شیطان نے اللہ تعالیٰ سے کہا) اور میں ضرور انہیں بہکاوں گا، اور انہیں امیدیں دلاوں گا، اور انہیں جانوروں کے کان چیرنا اور اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی صورتوں کو بدلنا سکھاوں گا۔"

اس آیت کی تفسیر میں شیخ الاسلام علامہ شبیر احمد عثمانیؒ رقمطراز ہیں:

"صورت بدلنا جیسے خوجہ کرنا یا بدن کو سوئی سے گود کر تل بنانا یا نیلا داغ دینا یا بچوں کے سر پر چوٹیاں رکھنی کسی کے نام کی، مسلمانوں کو ان کاموں سے بچنا ضرور ہے، داڑھی منڈوانا بھی اسی تغییر میں داخل ہے، اور اللہ کے جتنے احکام ہیں کسی میں تغیر کرنا بہت سخت بات ہے۔"[30]

کارٹون چونکہ انسانوں کی بگڑی ہوئی شکلوں پر مشتمل ہوتا ہے، اس لئے یہ انسانیت کی توہین کے ساتھ ساتھ انسانوں کی شکلیں

بگاڑنے جیسے مفاسد پر مشتمل ہونے کی وجہ سے انتہائی قبیح عمل ہے، لہٰذا کارٹون بنانے اور کارٹون بینیسے اجتناب لازم ہے، اور اپنے بچوں کو بھی کارٹون دیکھنے سے بچانا ضروری ہے۔

2: جاندار اشیاء کی تصاویر والے کارٹون:

اکثر و بیشتر کارٹون جانداروں کی شکلوں پر بنے ہوتے ہیں، حالانکہ جاندار کی تصویر شرعاً ناجائز ہے، رسول اللہ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے:

''فقال رسول الله ﷺ إن أصحاب هذه الصور يعذبون يوم القيامة ويقال لهم أحيوا ما خلقتم وقال إن البيت الذي فيه الصور لا تدخله الملائكة''[31]

''رسول اللہ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے کہ تصویر بنانے والوں کو قیامت کے دن عذاب دیا جائے گا اور ان سے کہا جائے گا کہ جو کچھ تم نے بنایا تھا اس کو زندہ کرو، اور فرمایا کہ جس گھر میں تصویر ہوتی ہے اس میں (رحمت کے) فرشتے داخل نہیں ہوتے۔''

بلا ضرورت اور حرام تصویر کی اتنی نحوست ہے کہ اس کی وجہ سے آدمی اللہ تعالیٰ کی رحمت سے محروم ہو جاتا ہے، جبکہ کارٹونوں کے ذریعے اس کو بہت زیادہ عام کیا جا رہا ہے، نیز بعض چیزیں ایسی ہیں جن سے مسلمان کی طبیعت میں نفرت موجود ہے مثلاً خنزیر وغیرہ، مگر بہت سارے کارٹونوں کو خنزیر کی شکل میں بنا کر مسلمان بچوں سے اس کی خباثت نکال کر انہیں اس حرام اور ناپاک جانور سے روشناس کرانے کی کوشش کی جاتی ہے، تاکہ مسلمانوں کی آنے والی نسل حرام خوری کا شکار ہو جائے۔

4: لڑائی جھگڑے کا فروغ:

کارٹون بینی کا ایک منفی اثر بچوں پر یہ ہے کہ اس سے بچوں کے ذہنوں میں لڑائی اور تشدد کا رویہ پروان چڑھتا ہے، ایک نفسیاتی تحقیق کے مطابق کارٹون بینی کے درج ذیل منفی نتائج ہیں:

1. کارٹون دیکھنے والے بچے بے حس ہو جاتے ہیں، چنانچہ انہیں دوسروں کو تکلیف میں دیکھ کر کوئی تکلیف اور احساس نہیں ہوتا۔
2. جو بچے تشدد اور لڑائی جھگڑے کا مشاہدہ کرتے رہتے ہیں وہ تشدد اور جھگڑوں سے بے خوف ہو کر اس کے عادی بن جاتے ہیں۔
3. ایسے بچے خود تشدد پسند ہو کر تشدد اور لڑائی جھگڑے کا راستہ اپنا لیتے ہیں۔[32]

5: غیر اسلامی عقائد پر مبنی کارٹون:

بعض کارٹون غیر اسلامی عقائد کی نمائندگی کر رہے ہوتے ہیں، کیونکہ غیر مسلم اپنی مذہبی تعلیمات کے پرچار اور اس کے بچوں کے ذہنوں میں نقش کرنے کے لئے اپنے مذہبی لٹریچر کو مختلف کارٹونوں کی شکل میں پیش کرتے ہیں، تاکہ آنے والی نسلیں غیر محسوس طریقے سے ان کے باطل مذہبی عقائد اور نظریات سے متاثر ہو کر رہ جائیں۔ چنانچہ آج بعض کارٹون کرشنا[33] کے نام سے موجود ہیں، جبکہ بعض ہنومان[34] وغیرہ کے نام سے ہیں۔

اس طرح کے کارٹون دیکھنے کے نتیجے میں مسلمان بچے غیر مسلموں کے مذہبی کردار سے متاثر ہو سکتے ہیں، حالانکہ مسلمان بچوں کے کچے ذہن کا کسی غیر اسلامی اور باطل مذہب سے متاثر ہو جانا انتہائی خطرناک ہے۔

خلاصہ:

1. فحاشی، عریانی اور دیگر غیر شرعی امور کی روک تھام اور سدباب کے لئے کوشش کرنا ہر مسلمان کی ذمہ داری ہے، لہٰذا ہر

مسلمان کو اس طرف متوجہ ہونے کی ضرورت ہے۔

2. غلط اور حیا سوز فلمیں و کارٹون بینی اور ویڈیو گیمز وغیرہ امتِ مسلمہ اور خصوصاً نئی نسل کے لئے ایک عظیم فتنہ ہے، لہٰذا نسلِ نو کو اس سے بچانے کی ہر ممکن کوشش ضروری ہے۔

3. والدین کی ذمہ داری ہے کہ اپنی اولاد کی صحیح دینی تربیت کریں تاکہ یہ بچے مستقبل کے معمار بن سکیں۔

4. مسلمان آئی ٹی ماہرین کی ذمہ داریوں میں شامل ہے کہ وہ مسلمان بچوں کے لئے ایسے متبادل پروگرامز بنا کر پیش کریں جو اخلاقی و معاشرتی برائیوں سے پاک اور میزان شریعت پر پورا اترتے ہوں۔

حواشی وحوالہ جات:

[1] آل عمران:38۔

[2] الصافات:100۔

[3] التحریم:6۔

[4] الطبري، محمد بن جریر، المتوفی:310 ھ۔تفسیر الطبري، مؤسسة الرسالة، الطبعة الأولی، 1420 ہ،ج:23 ،ص:491۔

[5] ابن کثیر، أبو الفداء إسماعیل بن عمر، تفسیر القران العظیم، دار طیبة للنشر والتوزیع، الطبعة : الثانیة 1420ھ-،ج:8،ص: 167

[6] لقمان:13

[7] الفرقان:74

[8] ابن كثير، أبوالفداءإسماعيل بن عمر، تفسير القران العظيم ، ج: 6، ص: 132-

[9] صحیح البخاري-نسخة طوق النجاة، کتاب الأحکام، بقول اللہ تعالی:﴿ أطیعوا اللہ وأطیعوا الرسول وأولي الأمر منکم﴾ (1/ 131)، رقم الحدیث: 7138۔

[10] محمد بن عیسی الترمذي، سنن الترمذي، دار احیاء التراث العربي، بیروت، باب ماجاء في أدب الولد، رقم الحدیث:1952 ،ج:4 ،ص:338

[11] البیهقي، أحمد بن الحسین، شعب الإیمان، مکتبة الرشد، الریاض، الطبعة : الأولی، 1423 ھ۔، بابفیحقو قالأولا دوالأهلي، رقم الحدیث: 8299، ج:11 ،ص: 137۔

[12] النور:19۔

[13] بخاري، محمد بن اسماعیل، صحیح البخاري، طوق النجاة، بیروت، ج:1 ،ص: 57۔

[14] الطحاوي، أبو جعفر أحمد بن محمد، شرح مشکل الآثار، مؤسسة الرسالة، الطبعة : 1415 ھ-،ج: 4 ،ص:197۔

[15] لقمان:6۔

[16] مفتی محمد شفیع، معارف القران، ادارۃ المعارف، کراچی، ج:7،ص:21۔

[17] ابن کثیر، أبو الفداء إسماعیل بن عمر، تفسیر القران العظیم، دار طیبة للنشر والتوزیع، الطبع: 1420ھ-،ج:6،ص:331۔

[18] السیوطی، جلال الدین، الدر المنثور، دار الفکر، بیروت، ج:6،ص:504۔

[19] أبو داود، سلیمان بن الأشعث السجستاني، سنن أبي داود، دار الکتاب العربي، بیروت، ج: 4 ،ص: 435

[20] http://www.raisesmartkid.com/all–ages/1–articales/13–the good and bad effects of tv on your kid.

[21] العصر : 1۔

[22] الفجر : 1۔

[23] American Academy of Pediatrics (2009) Policy statement–media violence. Pediatrics, 124(5), 1495.1503

[24] محمد بن حبان، صحیح ابن حبان، مؤسسة الرسالة، بیروت، ط:2، 1414ھ، باب مایکرہ من الکلام ومالا یکرہ، رقم الحدیث:5721،ج:13،ص:28

[25] النووي، یحیی بن شرف، المنهاج شرح صحیح مسلم بن الحجاج، دار احیاء التراث العربي، بیروت، ط:الثانیة، 1392ھ،ج:16 ص: 215

[26] الحج : 32

[27] ابن عابدین شامی، محمد امین، رد المحتار، ط: سعید، کراچی، ج:3، ص:719

[28] ابن نجیم، زین الدین، البحر الرائق، دار المعرفۃ، بیروت، ج:1، ص: 113

[29] النساء:119

[30] عثمانی، شبیر احمد، طبع: فروری 2007ء، دار الاشاعت، کراچی، ج:1، ص:455

[31] الامام البخاري، صحيح البخاري، دار طوق النجاة، ج: 1، ص: 52

[32] S. Hossler , Mental and Psychological Effects of Children's Cartoons (2004) http://www2.bgsu.edu/departments/tcom/faculty/ha/tcom103fall2004/gp9/

[33] کرشنا ہندوؤں کے ایک خدا کا نام ہے، جس کو ہندوؤں کے خداوں کا آٹھواں اوتار کہا جاتا ہے۔
Jones, C., & Ryan, J. D. (2006).Encylopedia of Hinduism.Infobase Publishing.

[34] ہنومان کو ہندو مذہب میں بڑا مقام حاصل ہے، ہندو مت کی اہم کتاب "رامائن" کے مطابق "رام" نے لنکا کے علاقے میں "ہنومان" ہی کی مدد سے "سیتا" کی قید سے اپنی بیوی کو آزاد کرایا تھا۔
Jones, C., & Ryan, J. D. (2006).Encylopedia of Hinduism.Infobase Publishing.